ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۹۲ | مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ رمضان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ٭

صدقۃ الفطر کی وصولی ۲۲ مئی سے شروع کردیگئی ہے تاکہ غرباء اور مساکین کو عید سے قبل تقسیم کردیا جائے شرح فطرانہ ڈیڑھ سیر نصف صاع اور تین سیر پورا صاع یا تین آنے نصف صاع کی قیمت اور ۶ آنے پورے صاع کی قیمت مقرر کی گئی ہے ٭

حافظ روشن علی صاحب ۲۳ مئی تک قرآن کریم کے ۲۶ پاروں کا درس دے چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عید سے قبل سارا قرآن ختم ہو جائیگا مسجد مبارک میں سحری کے وقت ... ۲ رمضان کو قرآن ختم ہو گیا ... مسجد اقصیٰ میں عشاء کے ...

اگر یسوع مسیح امریکہ میں تشریف لاتے

مسلم سن رائز نمبر ۴ میں ایک مختصر سا فرضی مکالمہ اس بارے میں شائع ہوا ہے۔ کہ امریکہ کا محکمہ داخلہ ملک ہر ایک اس شخص سے جو امریکہ میں آئے۔ کس طرح پیش آتا ہے۔ اس مکالمہ کا لطف اسوقت اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب امریکہ میں داخل ہونیوالا یسوع مسیح فرض کیا جائے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے

اگر مسیح علیہ السلام جن کا جسم سری نگر (ہندوستان) میں آرام فرما ہے۔ اور جن کی روح دوسرے انبیاء کے ساتھ بہشت میں ہے۔ موجودہ ایام میں زندہ ہوتے اور امریکہ میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے تو ان کے ساتھ محکمہ داخلہ ملک کی طرف سے کیا سلوک کیا جاتا ذیل میں ہم اس گفتگو کو درج کرتے ہیں جو افسر محکمہ اور حضرت یسوع مسیح میں دوسرے بحری مسافروں کے ساتھ ہوتی ٭

افسر:۔ (حضرت مسیح علیہ السلام سے) براہ مہربانی اس امر پر حلف اٹھانے کے لئے ہاتھ اٹھائیے۔ کہ جو کچھ آپ کہینگے۔ سب سچ ہوگا ٭

حضرت مسیح ۔ میں قسم اٹھانے پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ جائز نہیں ہے ٭

افسر:۔ آپ کا نام کیا ہے ٭ حضرت مسیح ۔ یسوع۔

افسر۔ آپ کا پہلا نام کیا ہے۔ حضرت مسیح ۔ یہی میرا پہلا نام ہے

افسر۔ آپ کا دوسرا نام کیا ہے؟

حضرت مسیح ۔ میرا کوئی دوسرا نام نہیں۔ میرا صرف یہی نام ہے۔

افسر: کیسی عجیب بات ہے۔ آپکے باپ کا نام کیا ہے؟

حضرت مسیح - میرا کوئی باپ نہیں ◦

افسر: کیا تمہارا باپ نہیں (یہ کیا عجوبہ ہے) پھر تم کس طرح پیدا ہوئے تھے ◦

حضرت مسیح - معجزانہ طور پر۔ بغیر باپ کے۔ جو بات آپکے نزدیک حیرت انگیز ہے۔ خدا کے نزدیک درست ہے۔ بھلا آپ مجھے یہ تو بتلائیں کہ حضرت آدم بغیر ماں اور بغیر باپ کے کس طرح پیدا ہوئے تھے؟

افسر: میں نہیں جانتا۔ آپ کہاں سے آئے ہیں۔

حضرت مسیح - ہندوستان سے۔ افسر: کونسے شہر سے

حضرت مسیح - سرینگر کشمیر سے۔ افسر: آپکے پاس کسقدر روپیہ ہے

حضرت مسیح - میں اپنے پاس کوئی روپیہ نہیں رکھتا۔

افسر: بغیر روپیہ کے آپ کیسے گذارہ کرینگے۔

حضرت مسیح - میں کل کی فکر نہیں کرتا۔ کل اپنی فکر آپ کر لیگا

افسر: عجیب بات ہے۔ ہم تو اس ملک میں آئندہ کیلئے سو سال پہلے انتظام کرتے ہیں۔ آپ کی قومیت کیا ہے؟

حضرت مسیح - میں یہودی ہوں ◦

افسر - کیا آپ حضرت موسیٰ کی شریعت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ جو تعدد ازدواج کی اجازت دیتی ہے۔

حضرت مسیح - یقیناً میں اسپر اعتقاد رکھتا ہوں۔ جو کوئی موسیٰ کی شریعت کے احکام کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی توڑیگا۔ وہ آسمانی بادشاہت میں سب سے چھوٹا سمجھا جائیگا

افسر: آپکے ہاتھوں پر یہ زخموں کے نشان کیسے ہیں

حضرت مسیح - میں بے انصافی سے صلیب پر لٹکا دیا گیا تھا۔

افسر - آپ کا پیشہ کیا ہے؟

حضرت مسیح - میں خدا کے احکام کا واعظ ہوں۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ وہی جس کے کہنے کا خدا کی طرف سے مجھے حکم ہوتا ہے ◦

افسر: کیا آپ کے پاس کوئی ایسے کاغذات ہیں جن سے یہ ثابت ہو کہ آپ واعظ ہیں۔

حضرت مسیح - مجھے کاغذوں کی ضرورت نہیں۔

افسر: کیا آپ ملک کے لئے لڑینگے اگر کبھی ضرورت پڑے

حضرت مسیح - میں لڑنے پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ میں صرف محبت کا معتقد ہوں۔

افسر: کیا آپ شراب پینا جائز سمجھتے ہیں؟

حضرت مسیح - ہاں۔ نہ صرف جائز سمجھتا ہوں۔ بلکہ اعجازی طور پر مہیا بھی کر سکتا ہوں۔ اگر دعوت وغیرہ کے موقع پر اس کی ضرورت ہو۔

فیصلہ

فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کو اس ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ (۱) یہ ایک ایسے ملک سے آیا ہے۔ جو ان ممالک میں شامل نہیں جن کے باشندوں کو اس ملک میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ (۲) اس کے پاس گذارے کے لئے روپیہ نہیں ہے۔ (۳) یہ مہذب لباس میں ملبوس نہیں (۴) اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں زخموں کے نشان ہیں (۵) یہ برہنہ پا رہتا ہے۔ جو کہ تہذیب کے خلاف ہے (۶) یہ حفاظت ملک کے لئے لڑنے کے خلاف ہے - (۷) یہ جب ضرورت سمجھے۔ شراب بنانا جائز خیال کرتا ہے (۸) اس کے پاس ایسی سندات نہیں ہیں جن سے ظاہر ہو کہ یہ ذمہ دار واعظ ہے (۹) یہ موسیٰ کے قانون پر عمل کرنے کا معتقد ہے۔ جو کہ تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے ◦

لیکن یہ بیمار اس فیصلہ کے خلاف واشنگٹن آفس میں اپیل کر سکتا ہے ◦

حضرت مسیح - میں کوئی اپیل نہیں پیش کرنا چاہتا کیونکہ میرے جیسے آدمی کو داخل ہونے کی اجازت نہ دینا برائی ہے اور برائی کا مقابلہ کرنا میرے اصول کے خلاف ہے۔ میں اپنے پاؤں کی گرد جھاڑتا ہوں۔ اور دل پسند ملک ہندوستان میں واپس جاتا ہوں ◦

زکوٰۃ کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کی رقوم محاسب صدر انجمن کے نام نہ بھیجی جایا کریں۔ زکوٰۃ براہ راست خلیفۂ وقت کے حضور آنی چاہیئے۔ اسلئے یا تو خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں زکوٰۃ بھیجی جائے یا ناظر بیت المال کے نام جن کو حضور نے اس کام کیلئے مقرر فرمایا ہے کسی اور کے نام ایسی رقوم نہ آنی چاہیئیں۔ خاکسار رحیم بخش افسر ڈاک

ناظر خاص

ناظر اعلیٰ کا عہدہ فی الحال ملتوی ہو کر صیغہ جات نظارت کی نگرانی جائنٹ افسر ڈاک کے سپرد کی گئی ہے جس کا دوسرا نام ناظر خاص ہوگا۔ ناظر ڈاک اور ناظر خاص اگرچہ دو علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن دفتر ڈاک سے ان کا تعلق ہوگا ◦

وی پی آتے ہیں۔

جن احباب کا چندہ الفضل ۱۵ مئی میں ختم ہوتا ہے انکو اطلاعی کارڈ بھیجے گئے تھے۔ مگر بہت کم دوستوں نے منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیجی ہے۔ حالانکہ اسمیں طرفین کو فائدہ اور سہولت ہے۔ اب ۵ جون کا الفضل ان سب کے نام وی پی ہو گا۔ وی پی واپس آنے پر اخبار تا وصولی قیمت بند رہیگا۔ کارڈ اطلاعی اسلئے نہیں بھیجے جاتے کہ ہم سے یہ تقاضا شروع کر دیا جائے۔ کہ قیمت پھر لینا۔ ہمارا اعتبار کیا جائے۔ اس بارے میں یہ ایک پختہ اصول سمجھئے۔ کہ الفضل بغیر وصولی قیمت پیشگی جاری نہیں رہ سکتا۔ اسمیں ہم مجبور ہیں۔

باوجود اطلاعی کارڈ اور اخبار میں نوٹس دینے کے وی پی واپس کر دینا بہت نقصان کا موجب ہے۔ اور پھر وی پی واپس آنے کے بعد جو کارڈ لکھا جاتا ہے۔ اس کا جواب تک نہ دینا اور بھی قابل افسوس۔ معزز احباب! ہم تو اخبار الفضل آپکے آرگن کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ دیکھئے کہ ماہ رمضان میں تو دوسرے بعض بیرونی اخبارات کی مانند صفحات گھٹائے گئے ہیں نہ ہی حسب معمول سابق ہفتہ میں ایک بار کر دیا ہے مگر حال یہ ہے کہ خریدار دو تین ماہ سے اتنے ہی ہیں جتنے پہلے تھے اور وی پی واپسی کی اوسط پہلے ہی سے بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب کو اس نقصان کی تلافی کرنی چاہیئے۔ اگر کاغذ کچھ اور سستا ہو جائے اور توفیق الٰہی رفیق ہو تو اخبار ۱۲ صفحے فی اشاعت کر دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک ہزار خریدار اور بڑھ جائے۔ آپ صاحبان ہمت کریں تو خدا کے فضل کے سامنے کوئی بڑی بات نہیں۔ مینیجر الفضل

اطلاع ضروری

۲۹ مئی کو عید الفطر ہے اسلئے اگلا الفضل شایع نہیں ہو گا۔ اور گو تعطیل منانا عملہ کا حق ہے۔ مگر انشاء اللہ یکم جون کا پرچہ ۱۶ صفحے پر ڈبل شایع کر دیا جائیگا ◦ مینیجر الفضل قادیان ◦

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۲۲ء

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اسلام کی ترقی کے غیبی سامان

(از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

گو مسلمانوں نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھا نہیں لیکن جس وقت سے کہ اسلام کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ اس امر کا اعلان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کر دیا گیا ہے کہ دنیا کی روحانی ترقی کا ایک نیا دروازہ اسلام کے ذریعہ کھولا گیا ہے اور یہ کہ آہستہ آہستہ لوگوں کو اس دروازہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی چلی جائیگی۔ یہاں تک کہ انسان اس مقصد کو پالیگا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ خود مسلمانوں میں سے ایک کثیر گروہ کا اس حقیقت کو نہ سمجھ سکنا اس امر کی علامت نہیں کہ اسلام اپنے مقصد کے سمجھانے میں ناکام رہا کیونکہ یہ ایک طبعی امر ہے کہ جب دنیا کی نظر کو ایک اجنبی امر کی طرف پھیرا جائے۔ تو کثیر حصہ اس تغیر کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور صرف وہی لوگ جو گہرا غور کرنے اور باریک نظر ڈالنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اصل حقیقت کو پا سکتے ہیں۔

اسلام سے پہلے دنیا کے خیالات کلی طور پر اس نقطہ کے گرد گھوم رہے تھے کہ دنیا میں ایک مقابلہ اور جنگ ہے جس میں ہمیشہ دوسروں پر فتح پانی ہے۔ صرف یہی ایک خیال ہر شخص کے ذہن میں تھا۔ اور ہزاروں سال کے مقابلہ اور جنگ کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اخوت انسانی کا مضمون بالکل ذہنوں سے اتر گیا تھا۔ مقابلہ کا دائرہ متواتر تنگ ہوتا چلا جاتا تھا۔ اور انسان اپنی انسانیت کو بالکل بھولتا جا رہا تھا۔ جوش مقابلہ میں اس دور کے رشتہ کی گرفت جو تمام بنی نوع انسان کو آپس میں باندھ رہا تھا بالکل محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔ اور ہر قوم یہ خیال کرتی تھی کہ وہ دوسروں سے بالا اور علیحدہ ہے۔

مسیحیوں نے حالات زمانہ سے مجبور ہو کر اور یہودیوں میں اپنی تبلیغ کے دائرہ کو بالکل محدود دیکھ کر دوسری اقوام کی طرف اپنا قدم بڑھایا۔ لیکن چونکہ ان کا یہ فعل کسی اصل کی پابندی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ واقعات کے دباؤ کا نتیجہ تھا۔ اسلئے دنیا کو اس کا چنداں فائدہ نہ ہوا۔ اور وہ ایک غلطی سے نکلکر دوسری غلطی میں پڑ گئی۔

مسیحیت دوسروں کی طرف اسلئے متوجہ ہوئی کہ اس کے نزدیک خدا نے باغ جن لوگوں کے سپرد کیا تھا انہوں نے معاملہ نہیں دیا۔ اور اس وجہ سے ان سے باغ چھین کر دوسروں کے حوالہ کیا گیا۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ یہود اگر مسیح کو قبول کر لیتے تو دوسری اقوام کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ گویا خدا تعالیٰ ایک قوم سے مایوس ہو کر دوسروں کی طرف متوجہ ہوا۔ یہ احساس لوگوں کے دلوں میں کوئی حقیقی ولولہ نہیں پیدا کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے تھے کہ دنیا کی ہدایت اللہ تعالیٰ کا اصل مقصد نہ تھا واقعات نے مجبور کر کے دروازہ پر سے دھتکارے ہوؤں کی طرف اسے متوجہ کیا۔

اسلام تمام دنیا کی طرف ہاتھ بڑھانے کی بالکل اور وجہ بیان کرتا ہے۔ وہ وجہ کیسی اعلیٰ کیسی نظر کو وسیع کرنیوالی ہے اور کس طرح تمام دنیا کو ایک لڑی میں پرو دیا ہوا ثابت کرتی ہے۔ اس کا احساس ہر اس شخص کو ہو سکتا ہے۔ جو اس پر غور کرے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ انسان جس طرح اپنے انفرادی نشو و نما میں آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا اجتماعی نشو و نما بھی ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے کسی خاص قوم کا لحاظ کر کے نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی تربیت کو مکمل کرنے کے لئے زمانہ کے حالات کے مطابق اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور وہ ہر ایک جماعت کو اس کی ضرورت کے مطابق اور اس کے حاصل کردہ درجہ تہذیب کے مطابق ایک قانون دیتا تھا۔ جس طرح کنعانیوں میں اس نے نبی بھیجے۔ عراقیوں میں بھی بھیجے۔ ہندوستانیوں میں بھی بھیجے۔ موسیٰ کی شریعت کو یہود سے مخصوص کرنے کا یہ باعث نہ تھا کہ یہودی اس کے خاص پیارے بندے تھے۔ بلکہ اس کا یہ باعث تھا کہ وہ شریعت انہی کے حالات کے مطابق تھی۔ عراقی اور ہندوستانی اس سے اسقدر فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے جو خاص ان کے حالات کو مد نظر رکھ کر اتاری گئی تھی۔ یہودیوں کو اگر کوئی خاص فضیلت دیگئی تھی تو اسلئے نہیں کہ وہ یہودی تھے۔ بلکہ اسلئے کہ انہوں نے دوسری اقوام کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے احکام کی زیادہ حفاظت کی تھی۔ اور انہیں سے متواتر ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔

جب دنیا کی تربیت اس رنگ میں ہو چکی اور اب وہ اس قابل ہو گئی کہ اسے ایک ہی سکول میں داخل کر دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رسول سب دنیا کی طرف بھیج دیا۔ اقوام کا اختلاف صرف مقابلہ کیلئے تھا۔ نہ اللہ تعالیٰ کو وہی پیارا تھا جو اس کے احکام کی طرف زیادہ توجہ کرتا تھا۔

اس اصل کا اثر اس اثر سے جو مسیحی تعلیم سے انسانی دماغ پر [illegible] شروع سے اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ انسان کو نشو و نما دیا جاوے اس مقام پر پہنچائے کہ سب بنی نوع انسان ملکر اس مقصد کے حصول کیلئے کوشش کریں جس کیلئے وہ پیدا کئے گئے ہیں وہ تمام دنیا کی طرف ایک ہی نبی اسلئے نہیں بھیجا گیا کہ وہ جن کے باغ سپرد تھا۔ انہوں نے اپنا معاہدہ پورا نہ کیا تھا بلکہ اسلئے کہ اب زمانہ آگیا تھا کہ ان چھوٹے چھوٹے مدارس کو جو مختلف ملکوں میں جاری تھے۔ توڑ کر ایک بڑا مدرسہ جاری کر دیا جائے۔ آپس کے تعلقات کے دروازے نئے سرے سے کھلنے لگے تھے۔ اور دنیا عنقریب ایک ملک کی طرح بننے والی تھی۔ انسانی دماغ بہت نشو و نما پا چکا تھا۔ دنیا میں اسلام سے پہلے یہ بھی خیال تھا کہ انسانی دماغ کسی لعنت کے نیچے ہے جس سے اسے بچانا ہے۔ اسلام نے انسان کو اس مایوسی کی حالت سے بھی بچایا اور بتایا کہ انسان اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتیں لیکر آتا ہے۔ ہاں خود اس کے اور رسم و عادات کا اثر اس پر پڑتا ہے جو اثر اگر برا ہو۔ تو اسے وہ اپنی عقل خداداد سے بہتری کی طرف پھیر سکتا ہے۔ پس ایک طرف انسان کو اعلیٰ طاقتوں کا مالک ثابت کر کے اور دوسری طرف تمام بنی نوع انسان کی اخوت ثابت کر کے اس

ہدایت کے دروازہ کو وسیع کرکے اسلام سے دنیا کے لئے بالکل ایک نیا راستہ کھول دیا ہے جو اس راستہ کے بالکل مخالف ہے جس پر وہ چل رہی تھی۔ اور اسی وجہ سے عام طور پر اسلام کی مخالفت کی جاتی رہی ہے ؛

مگر زمانہ کے تغیرات بتاتے ہیں کہ وہ وقت قریب آرہا ہے کہ جب دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور لوگوں کے دلوں میں مضبوطی کے ساتھ اسلام کی تعلیم گڑ جائیگی ؛

آہستہ آہستہ دنیا ایک ہو رہی ہے۔ ریل تار کی ایجاد اور ڈاک کے اعلیٰ انتظام اور پریس کی ترقی نے دنیا کو ایک محلہ کی طرح کر دیا ہے۔ اور اب وہ خبر جس کا پھیلانا مزدوری ہو دنیا میں آناً فاناً پھیلائی جاسکتی ہے۔ آپس کے میل جول سے قوموں کی منافرت جو پہلے تھی اب دور ہو رہی ہے۔ اور اگر اب بھی منافرت پائی جاتی ہے تو کسی آسمانی حق کی بنا پر نہیں۔ بلکہ سیاسی فوائد کی بنا پر۔ اور یہ روکیں مستقل روکیں نہیں اسلئے ان کا دور ہونا مشکل نہیں ؛

اسی طرح اسلام کی ترقی کی ایک بہت بڑی سبیل اللہ تعالیٰ نے یہ پیدا کی ہے کہ انگریزی زبان کا دنیا میں بکثرت رواج ہو گیا ہے۔ اور مسیح موعود کو انگریزی حکومت میں پیدا کرکے اس نے دنیا کے اکثر حصہ کیلئے تبلیغ اسلام کا راستہ کھول دیا ہے مسیح موعود کی مرکزی جماعت کے لئے گویا دنیاوی ترقی اور دینی اشاعت کے لئے صرف ایک ہی زبان سیکھ کر بہت سی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں ؛

اب یہ کام ہماری جماعت کا ہے کہ ان آسانیوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے قیام کی غرض کو پورا کرے اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ خدا نے آسمان سے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کا کام میں لانا ہمارا کام ہے دروازے کھل چکے ہیں ان میں داخل ہونا ہماری جرأت سے متعلق ہے انگریزی اخبار جو جاری ہوتا ہے۔ اسے بھی چونکہ میں اس کام کے پورا کرنے کا ذریعہ سمجھتا ہوں اسلئے خوشی سے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسکے جاری کرنیوالوں کو اس مقصد کے پورا کرنے میں ایک معتد بہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسکے خریداروں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری جماعت کی غیر ممالک میں ترقی بھی چاہتی تھی کہ اسی قسم کا ایک اخبار ہو۔ رسالے وہ کام نہیں کر سکتے جو اخبار کر سکتے ہیں۔ جس طرح اخبار وہ کام نہیں کر سکتے جو رسالے کر سکتے ہیں۔ پس باوجود انگریزی ریویو اور مسلم سن رائز کے ایک اخبار کی ضرورت تھی۔ جو مضامین پر زیادہ زور دینے کی بجائے دور کی جماعتوں میں ایک زندگی کی روح قائم رکھے اور ایسا اخبار مرکز سے ہی جاری ہو سکتا تھا۔ پس آج اخبار اپنی ضرورت سے پہلے نہیں نکلا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اسکی قدر کریگی۔ اور اس کے کارکنوں کا ہاتھ بٹائیگی ؛

ہفتہ وار انگریزی احمدی اخبار

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بالا مضمون میں جس انگریزی اخبار (البشریٰ) کا ذکر فرمایا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس کا پہلا پرچہ ۲۰ مئی کو شائع ہو گیا ہے جس کیلئے کارکنان اخبار قابل مبارکباد ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کارکنوں نے اخبار کو اپنی ساری ہمت اور پورے استقلال کے ساتھ باقاعدہ جاری رکھنے اور دن بدن زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کا عزم صمیم کر لیا ہے اور ابتداء میں ہی اپنا انگریزی پریس خرید لیا ہے جس پر ایک دو پرچوں کے بعد اخبار چھپنا شروع ہو جائیگا۔ ہمارے لئے جس طرح مرکز سلسلہ سے ایک انگریزی اخبار کا اجراء باعث خوشی ہے۔ اسی طرح مرکز سلسلہ میں انگریزی پریس کا جاری ہونا بھی قابل مسرت ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری جماعت اس پریس کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے۔ جس کا ایک طریق تو یہ ہے کہ انگریزی اخبار کی خریداری کو وسیع کیا جائے۔ ہر انگریزی خواں احمدی اس کا خریدار ہو۔ اور نہ صرف خود خریدار ہو۔ بلکہ اپنے غیر مذاہب کے دوستوں اور واقفکاروں کو بھی خریدار بنائے۔ اور دوسرے یہ کہ انگریزی چھپوائی کا کام یہاں سے کرایا جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کارکنان پریس احباب کا کام انکی منشاء کے مطابق دیانتداری سے کرکے دینے کی کوشش کرینگے۔

اخبار اعلیٰ چکنے فلسکیپ سائز کے آٹھ صفحے پر شائع ہوا ہے اور آئندہ اشاعت ہفتہ وار ہوگی

قیمت

سالانہ نو روپے (لغر) ہے

منو سمرتی میں قطع و برید

منو سمرتی ہندوستان میں قدیم مذہبی قانون کی کتاب ہے جسپر ہندو قوم کا ہزاروں سال سے عملدرآمد ہے۔ اس کے متعلق آریہ گزٹ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اسمیں بہت کچھ کمی بیشی ہو چکی ہے اور بہت سی ملاوٹیں کی جاچکی ہیں۔ اسلئے موجودہ منو سمرتی میں قطع برید کرکے اس کی اصلاح ہونیوالی ہے۔

اسکے خلاف اگر سناتن دھرمی صاحبان آواز اٹھائیں اور اپنی مقدس مذہبی کتاب کی شکل و صورت نہ بگڑنے دیں تو یہ ان کا حق ہے۔ ہم صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر موجودہ صورت میں منو سمرتی ناقابل اعتبار ہے۔ اور اس بات کی محتاج کہ تحقیقات کرکے ثابت کیا جائے۔ کہ اس کا فلاں شلوک اصلی ہے اور فلاں ملاوٹی تو سوامی دیانند صاحب نے اس کے جن بہت سے شلوکوں کو اپنی کتب میں نقل کیا۔ اور ان پر اپنے عقائد اور اصول کی بنا رکھی ہے۔ ان کے اصلی ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور کیا ان کے ملاوٹی ثابت ہونے پر آریہ سماج کی بنیاد نہ ہل جائیگی ؛

اگر سوامی جی کی رو رعایت کئے بغیر منو سمرتی کی چھان بین کی گئی ۔۔ اور تحقیقات کا یہی تقاضا بھی ہے تو خیال نہیں بلکہ یقین ہے کہ سوامی جی کے پیش کردہ بہت سے حوالے غلط ثابت ہو جائینگے۔ جس سے آریہ سماج مٹنے کے اور زیادہ قریب ہو جائیگی ؛

یہ جوا نہیں

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک شخص کے متعلق جو یہ اعلان ہوا ہے کہ اگر وہ اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر دے تو پچاس روپے انعام لے۔ اسپر آریہ گزٹ ۱۱ مئی ۱۹۲۲ء قدم قدم پر جوئے بازی کے عنوان سے لکھتا ہے :۔

"ہم حیران ہیں کہ مذہب کے نام پر اس طرح کی جوئے بازی کے معنے کیا ہو سکتے ہیں"

اسی قسم کا اعتراض آریہ اخباروں کی طرف سے پہلے بھی ہو چکا ہے۔ اور اس کا جواب دیا جاچکا ہے۔ معلوم نہیں سمجھ کا قصور ہے یا ہٹ دھرمی کا اثر۔ کہ سیدھی سادی بات سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ کسی شخص کو کسی کام کے لئے انعام دینا خصوصاً کسی مذہبی معاملہ میں جوا نہیں۔ بلکہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ جو شخص کسی مذہبی عقیدہ یا مذہبی معاملہ پر فریق مخالف کے آگے انعام رکھتا ہے۔ وہ لوگوں پر انکی غلطی اور دھوکہ دہی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی نقد روپیہ لیکر بھی اپنے دعویٰ یا عقیدہ کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو اس کا ضعف اور کمزوری عیاں ہو جاتی ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

روزہ سے تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۔ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ اور آیۂ شریفہ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پچھلے خطبہ کا خلاصہ

میں نے پچھلے جمعہ یہ مضمون بیان کیا تھا۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ روزے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ تم متقی ہو۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ معلوم ہو تقویٰ کس کو کہتے ہیں۔ اور تقویٰ کا روزے سے جوڑ کیا ہے۔ اگر تقویٰ کو نہ سمجھیں تو بھی نقصان اور اگر روزے اور تقویٰ کا جوڑ نہ معلوم ہو تو بھی روزے کی طرف رغبت نہیں پیدا ہو سکتی میں نے مختصر طور پر تقویٰ کے معنے بتائے تھے۔ اور موٹے طور پر تعلق بھی بتایا تھا کہ اس ذریعہ سے خدا کیلئے مشقت اور تکلیف اٹھانے کی عادت ہو جائیگی۔ اور جب ضرورت ہوگی تو روزوں کا عادی خدا کے لئے تکلیف اٹھائیگا۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ انسان مشقت کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور جس وقت خدا کی طرف سے آواز آئے فوراً لبیک کہتا ہے۔ یہ ایک عام وجہ تھی۔ اب میں چند خاص باتیں بیان کرتا ہوں۔ جن سے روزے اور تقویٰ کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔

ہر ایک ملک میں گنتی کی جاتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی گنتی ہوتی ہے۔ اور وہ درجن کا حساب ہے۔ میں مختصراً ایک درجن وہ تعلق جو روزے اور تقویٰ میں ہے۔ بیان کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے اس لئے میں اس مضمون کو آج ہی ختم کرتا ہوں۔

روزہ اور تقویٰ میں پہلا تعلق

روزہ سے تقویٰ کا عام تعلق تو میں نے یہ بتایا تھا۔ کہ اس سے فرمانبرداری کی عادت پیدا کرنا مراد ہے اور اس کے ذریعہ خدا کے لئے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے جو وقت ضرورت انسان کے کام آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ہی نام تقویٰ ہے۔

روزہ اور تقویٰ میں دوسرا تعلق

دوسرا تعلق وہ بیان کرتا ہوں۔ جو حضرت خلیفہ اول بیان کیا کرتے تھے۔ اور انہیں بہت پسند تھا۔ اور وہ یہ کہ انسان قدرتاً بدی سے نفرت کرتا ہے۔ اگر جائز طور پر کوئی چیز ملے تو انسان ناجائز طور پر اسکو لینے کی کوشش نہیں کرتا۔ مثلاً اگر کسی کو عمدہ لباس ملے تو وہ دوسرے کے لباس پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اگر روپیہ پاس ہو تو دوسرے کے مال پر اس کی نظر نہیں پڑتی۔ جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں۔ ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ مگر ابتدا ان کی بھی احتیاج ہی سے ہوتی۔ بچہ چوری تب کرتا ہے۔ جب اس کے پاس پیسے نہ ہوں اور اگر اسکو کھانے کی چیز ملے تو خود بخود نہیں اٹھائیگا۔ جب احتیاج ہوگی۔ اسی وقت اٹھائیگا۔ اور جب وہ متواتر اٹھائیگا تو اس کو عادت ہو جائیگی۔ پس جتنے ایسے کام ہیں جو عیب سمجھے جاتے ہیں۔ وہ ضرورت کے وقت کئے جاتے ہیں۔ اب ضرورتیں دو طرح پوری ہوتی ہیں۔ اول تو اس طرح کہ ضرورت کی چیز مہیا ہو جائے دوم اس طرح کہ اس چیز کا خیال چھوڑ دیا جائے۔ اور انسان کو اس چیز کی ضرورت نہ رہے۔ مثلاً ایک شخص کوٹ کا عادی ہو۔ یا اسکو جوتی کی ضرورت ہو۔ اس کی ضرورت دو طرح پوری ہو سکتی ہے۔ یا تو اسکو کوٹ یا جوتا مل جائے یا وہ ان چیزوں کا خیال ہی چھوڑ دے۔ اور ان کے بغیر گذارہ کرے۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جنکا استعمال نہ کوئی قانونی۔ یا اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے۔ کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے۔ اور انکی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے۔ تو اس کی نظر ناجائز چیز پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حرام و حلال تو واضح ہیں۔ مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے۔ وہ حرام سے بچ جاتا ہے۔ لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے۔ وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا۔ تو ممکن ہے۔ جانور رکھ کے اندر بھی چلی جائیں یہ دو باتیں ہو گئیں۔ اب تیسری بیان کرتا ہوں۔

تیسرا تعلق گناہوں کے منبعوں کی بندش

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں۔ وہ چار منبع یہ ہیں۔ اول کھانا۔ دوم پینا۔ سوم شہوت چہارم حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چار باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی کو روکنے کیلئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے۔ کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا۔ اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھکر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کیلئے اٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سونا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ جس سے اسکا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے۔ انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے۔ اور وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے بیانتک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں۔ اور

کھائے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے۔ کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں۔ ان کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ جس کیلئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے۔ اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں ہٹ جاتی ہیں۔

چوتھا تعلق ۔ امرا کو غربا کی حالت کا احساس

چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اسپر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا۔ کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں۔ اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امرا کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے نائی کو ۵۰۰ اشرفی دی۔ اسنے پہلے چونکہ اتنی بڑی رقم دیکھی نہ تھی۔ اس لئے ان کو لئے لئے پھرا کرتا تھا۔ اس کی آمدورفت چونکہ دوسرے امرا کے ہاں بھی تھی۔ امرا نے اس سے تمسخر شروع کیا جب وہ کسی امیر کے ہاں جاتا تو وہ پوچھتے میاں شہر کی کیا حالت ہے۔ وہ کہتا بڑی اچھی حالت ہے سارا شہر امن اور خوشی میں ہے کوئی ہی ایسا بدقسمت ہوگا۔ جس کے پاس ۵۰۰ اشرفی نہو۔ زیادہ کی تو کوئی حد نہیں۔ ایک دن ایک امیر نے اسکی وہ تھیلی ہنسی کے طور پر پوشیدہ رکھدی۔ اس نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ جب وہ ترئیں کرنے کے لئے پھر اس امیر کے ہاں گیا تو اس نے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے اس نے کہا۔ شہر بھوکا مر رہا ہے۔ امیر نے کہا یہ لو اپنی تھیلی شہر بھوکا نہ مرے۔ بات یہ ہے۔ کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امرا چونکہ ان حالات میں سے نہیں گذرتے جن میں سے غربا کو گذرنا پڑتا ہے

اس سے نہیں [illegible] کا احساس نہیں ہوتا۔ امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی۔ ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے۔ اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں۔ کیا وہ مرنے لگا تھا۔ پھر کھا لیتا۔ وہ بیچارا سارا دن کام کرتا ہے۔ اور روٹی کے لئے کہتے ہیں پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو بات بات پر جگاتے ہیں۔ مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنکو کھانا نہیں ملتا مگر جب امرا کو رمضان میں کہا جاتا ہے۔ کہ رات کو جاگیں۔ اور ان کو سحری کے لئے جاگنا پڑتا ہے۔ اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب انکو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں۔ مگر ان کے کھانے کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے۔ کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار۔ وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں۔ کہ کھانے کے لئے تیار چیزیں ملینگی۔ اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جسکو کوئی توقع نہیں ہوتی۔ کہ آج اسکو ملیگا بھی یا نہیں۔ اسکی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں۔ کہ کب موذن اذان کہے۔ اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اسکو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اسی طرح گذارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا۔ مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں دوائی کیلئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو۔ اور ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اسکو کہے کہ دودھ پیو۔ تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لیگا۔ کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی۔ دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اسکو چاول بتائیگا۔ مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اس کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اسکے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ امیر خود نہیں کھاتا۔ لیکن اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں۔ اس لئے امیر کی تکلیف امیر کے اپنے جسم تک محدود ہے۔ مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گذر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے ننھے بچوں کو بھی بھوکا دیکھکر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک کے مٹانے کا وقت ہر لحظہ قریب آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن جب امیر خدا کے لئے روزہ رکھتا ہے۔ تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور سخاوت کرتا ہے۔ اور یہ سخاوت اسکو تقویٰ کی طرف لیجاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غربا و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غربا کے حال کا ہو جاتا تھا۔ تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غربا سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے۔ کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں۔ اور مجھکو اس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ تو جن لوگوں پر بارہ مہینہ یہی کیفیت گذرتی ہے۔ ان پر کیا حالت گذرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔ پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔ اور اسطرح سخاوت اور ہمدردی انسانی جو جزو ایمان ہے۔ اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہوتا ہے۔

پانچواں تعلق ۔ جسمانیت اور روحانیت

(۵) انسان کے جسم میں دو چیزیں ہیں۔ جسم اور روح۔ روح ایک تو روحانی ترقی سے خوش ہوتی ہے۔ اور اعلا [illegible] حاصل کرتی ہے

دوسرے جسم کی طرح کھانے پینے سے موٹی نہیں ہوتی بلکہ ان چیزوں سے الگ ہونے سے خوش ہوتی ہے اور اپنے اصل کی طرف ترقی کرتی ہے۔ برخلاف اس کے جسم کی راحت کھانے پینے میں ہے۔ گویا ان دونوں میں اختلاف ہے۔ اور ایسا اختلاف جیسے ایک مشرقی اور ایک مغربی ہو۔ ان دونوں کا ملاپ ان کو اپنے ساتھیوں سے جدا کرتا ہے۔ اور علیحدگی ساتھیوں کے قریب لی جاتی ہے۔ روح کا ظہور جسم کے ذریعہ ہوتا ہے یا جسم روح کے لئے بطور سواری اور گھوڑے کے ہے۔ گھوڑا منہ زور ہے اسلئے اپنی بات منواتا اور جدھر چاہتا ہے لیجاتا ہے۔ کیونکہ اسمیں قوت عملیہ ہے۔ اور وہ کھانے پینے کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں کھانا پینا کم ہوتا ہے۔ اور دنیاوی تعلقات میں کمی آتی ہے۔ اسلئے روح کو جسم سے آزادی ملتی ہے۔ اور یہ اپنی کمی کو دور کرتی اور ملکوتی کی طرف جاتی ہے۔ اس کی موٹی مثال کہ روح جب جسم سے آزادی پاتی ہے۔ تو وہ بلندی کی طرف جاکر روحانیت پاتی ہے یہ ہے کہ پاگل بعض اوقات ایسی بات کہدیتے ہیں جو کبھی پوری ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض نادان ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاگل کی روح کا اس کے جسم سے تعلق کمزور ہو گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں نقص آنے سے جسم سے دماغ کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کی حکومت جسم پر نہیں رہتی۔ اس سے اس کی روح آزاد ہو جاتی ہے۔ اور باریک باتوں کو معلوم کر لیتی ہے۔

حضرت صاحب فرماتے کہ لاہور میں ایک مجذوب تھا جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ ایسی باتیں بھی کہتا۔ جو پوری ہو جاتیں۔ آپ سے ایک شخص نے باصرار کہا کہ آپ اس سے ملنے چلیں۔ آپ نے خیال کیا کہ وہ پاگل ہے۔ گالی دیدے تو عجب نہیں۔ اور ایسی اس حرکت سے یہ شخص میرے متعلق فیصلہ کر کے ٹھوکر کھائے۔ چلنے سے انکار کیا لیکن جب اس نے اصرار کیا اور آپ نے دیکھا کہ جانا ہی بہتر ہے تو آپ گئے مگر یا تو وہ لوگوں کو گالیاں دے رہا تھا لیکن جب آپ گئے تو وہ مودب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور ایک خربوزہ جو اس کے پاس تھا حضرت صاحب کے پیش کر کے کہا کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ الٰہی تصرف تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ گالیاں دے دیتا۔ تو پاگل کی بھی بوجہ جسمانی تعلقات سے آزاد ہونے کے روح کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ کبھی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات کہہ سکتا ہے پس جسم کی صحت اور عقل کی سلامتی میں خدا سے تعلق کے لئے کھانا پینا کم کیا جائے۔ تو روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم بیلون کا کام دیتا ہے جس کے ذریعہ روح اوپر کو اپنے ہم جنس فرشتوں کی طرف اڑتی ہے۔ پس زیادہ کھانے سے جسمانی حالت میں ترقی ہوتی ہے۔ اور کم سے روحانی حالت میں بلندی آتی ہے۔ پس جب رمضان میں جسم کھانا پینا کم کرتا ہے۔ تو روح ملائکہ کی طرف جاتی ہے گو پہلے روح ان کو بھولی ہوئی ہو لیکن جب انکو دیکھتی ہے تو اس طرف چلنے کی کوشش کرتی ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے رشتہ داروں کو بھولا ہوا ہو لیکن جب ان کو ملتا ہے یا خواب میں دیکھ لیتا ہے تو پھر ان کی محبت غالب آجاتی ہے اسی طرح جب رمضان میں روح کو اوپر جانے کا موقع ملتا ہے تو یہ باقی سال میں بھی اوپر جانے کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے اور اسطرح روزے صفات الٰہیہ کے پیدا کرنے میں ممد ہوتے ہیں ۔

چھٹا تعلق - انسانی ضعف کا احساس

انسان کو روزوں میں جو تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ان سے اپنی کمزوری کا علم ہو جاتا ہے ایک تو غریبوں کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے اپنی کمزوری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ گرمی کی شدت میں جب پانی نہیں ملتا۔ اور موت کی سی حالت ہونے لگتی ہے تو اس کو فنا کا خیال آتا ہے اور یہ خیال گیارہ مہینہ تک اس کے پیش نظر رہتا ہے پس روزوں کے مقرر کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ انسان روزے کی تکلیف سے موت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو وہ خدا کی طرف توجہ کرتا ہے ۔

ساتواں تعلق - ملائکۃ اللہ کا انسان سے تعلق

مشہور ہے۔ کہ ہم جنس باہم جنس پرواز۔ جسم چونکہ مادی ہے اس لئے مادیت کی طرف جھکتا ہے لیکن جب انسان روزہ میں مادی چیزوں کو ترک کرتا تو ملائکہ کی طرف توجہ ہوتی ہے پہلے تو یہ تھا کہ ملائکہ کی طرف روح دوڑ دوڑ کر میں متوجہ ہوتی ہے۔ ایسے ہوتا ہے کہ ملائکہ اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہ اسکو نیک تحریکیں کرتے ہیں اسکی مثال میں واقعات موجود ہیں۔ مثلاً احادیث میں آتا ہے رمضان شریف میں جبرئیل نبی کریم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرنے کیلئے آیا کرتے تھے دیکھو جبرائیل تو آپکے پاس بغیر رمضان کبھی آیا کرتے تھے لیکن رمضان میں ان کا آنا اور حیثیت کا تھا پہلے دنوں میں بطور فرض کے آتے تھے۔ مگر رمضان میں دوست کی حیثیت سے آتے تھے پس رمضان میں انسان و ملائکہ سے ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے ۔

آٹھواں تعلق - عبادت کے زیادہ مواقع

رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا اور اس طرح عبادت کا موقع ملتا ہے اور اسوقت تہجد پڑھ سکتا ہے اور تہجد نفس کی اصلاح کیلئے ضروری ہے اگرچہ رمضان میں اٹھنا تو کھانا کھانے کیلئے ہے لیکن انکو شرم آجاتی ہے کہ جب اٹھا ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں تہجد نہ پڑھوں اور جب پڑھتا ہے تو ایسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہجد نفسانیت کے توڑنے اور اسکی اصلاح کیلئے ضروری ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً (پارہ ۲۹ ع ۱۳) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے بڑا ہتھیار ہے پس جب انسان کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے تو تہجد بھی پڑھ جاتا ہے جو اشد وطاً ہے اور نفس کی اصلاح کیلئے ہتھیار ہے۔ اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے۔ جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے ۔

نواں تعلق - قبولیت دعا

پھر رمضان کے دنوں میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت زیادہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور تسبیح اور تحمید زیادہ کی جاتی ہے علاوہ اس کے زیادہ دعاؤں کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ اور رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب میرے بندے مجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو ان سے کہو کہ میں قریب ہوں۔ اور

پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے۔ اسلئے دعائیں زیادہ سُنی جاتی ہیں۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں۔ وہ عمدگی سے اور اچھی طرح ہو جاتا ہے۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے۔ دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اور اس سے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے ؛

دسواں تعلق ترک معاصی کی عادت

دسواں تعلق روزوں اور تقویٰ میں یہ ہے کہ گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ جو انسان چوری کرتا ہے۔ اور اسکو اسکی عادت ہے یا جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ جب وہ رمضان کے مہینہ میں خدا کا حکم سمجھ کر روزے رکھتا ہے تو اس کو بُرے کام کرنے سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ خیال کرتا ہے کہ اگر ان سے نہ بچا تو روزہ رکھ کر خواہ مخواہ بھوکا مرنا ہوگا۔ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس طرح وہ جھوٹ اور چوری سے بچتا ہے اور اس ایک مہینہ کی مشق سے بدی سے بچنے [illegible] بدل جاتی ہے ؛

گیارھواں تعلق ہے صائم کا متکفل رزق خدا ہونا

پھر جب روزہ دار خدا تعالیٰ کے لئے اپنے رزق کو چھوڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور یہ اس کا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے فرض کا لفظ تو نہیں بولا جا سکتا۔ مگر فرض اسلئے کہتے ہیں کہ خود اس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ اس کو رزق دیتا ہے۔ اور اس سے بہتر دیتا ہے۔ جو کہ انسان اس کی خاطر چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آتا ہے۔ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا (پ ۵ ع ۸) انسان جب خدا کیلئے جسمانی رزق ترک کرتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے روحانی رزق مہیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانیت میں ترقی کرنے اور خدا سے شرف مکالمہ پانے کے لئے روزے ضروری ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول وحی سے پہلے روزے رکھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی چھ ماہ تک رکھے۔ پس اسطرح روزے سے روحانیت اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے ؛

بارھواں تعلق ۔ صائم کا ہر ایک فعل عبادت ہوتا ہے

بارھویں جو یا بارھواں تعلق روزے اور تقویٰ میں یہ ہے کہ انسان کا روزوں میں سحری کھانا بھی ثواب میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ سحری کا وقت اصل میں کھانے کا وقت نہیں۔ نفس نہیں چاہتا کہ اسوقت اٹھے۔ اور کھانا کھائے۔ وجہ یہ کہ کھانا کھانے کا وہ وقت نہیں ہوتا۔ لیکن انسان خدا کے حکم کے مطابق اُٹھتا ہے۔ اور کھانا کھاتا ہے۔ اسلئے اسکو اس کا ثواب ملتا ہے۔ پھر اس کا دل چاہتا ہے کہ دن میں کھائے۔ مگر اس کو کہا جاتا ہے کہ اسوقت مت کھاؤ۔ اور شام کے وقت کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی اسکو ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اگر شام کا کھانا وہ اپنی مرضی سے کھاتا۔ تو وہ اسوقت سے پہلے بھوک لگنے پر کسی وقت کھا لیتا۔ مگر اس نے خدا کے حکم کے مطابق اس کھانے کے وقت کو پیچھے کر دیا اسلئے اسکو ثواب ملتا ہے۔ پس روزوں میں دونوں وقت کے کھانوں میں ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ جس وقت یہ کھانا نہیں چاہتا اس کو کھانے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس وقت سے پہلے کھانے کی خواہش اس کے دل میں ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ ابھی نہیں۔ اس کے بعد کھانا۔ پھر جماع چونکہ دن کے وقت روزے کی حالت میں اسپر حرام ہوتا ہے اور رات کو اسکو اجازت ملتی ہے۔ وہ بھی عبادت ہو جاتا ہے گویا ان دنوں میں انسان کا ہر ایک فعل عبادت ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کلوا من الطیبات واعملوا صالحات۔ طیبات کھاؤ تاکہ صالح اعمال بجا لاؤ۔ سور کا کھانا کیوں حرام ہے اسلئے کہ سور کے کھانے سے سور کے سے اعمال کی عادت ہوتی ہے۔ اور پاک چیزیں کھانے سے پاک جسم تیار ہوتا ہے چونکہ رمضان میں جسم عبادت سے تیار ہوگا اسلئے جو اعمال صادر ہونگے وہ بھی مطہر اور پاک ہونگے پہلے تو جسم سے روح بنتی تھی۔ مگر اب روح سے جسم تیار ہوتا ہے جو بقیہ گیارہ مہینہ کام آتا ہے۔ درحقیقت ایسا انسان اس حد میں آ جاتا ہے جس کا کھانا پینا خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ اسکی شہوت بھی جو جسم کا حصہ ہے عبادت بجالاتی ہے۔ اس کا کھانا پینا بھی عبادت ہو جاتا ہے۔ اسوقت اس کا جسم عبادت سے تیار ہوتا ہے اور اس جسم سے عبادت ہی صادر ہوگی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ گندم از گندم بروید جو ز جو۔

یہ خاص طریق روزے سے تقویٰ حاصل کرنے کا ہے

لیلۃ القدر

اگر اس مضمون کو پھیلایا جائے تو بات پھیل سکتا ہے لیکن میں نے مختصر طور پر روزے کی فضیلت کے متعلق یہ باتیں بیان کر دی ہیں۔ روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بھی بات ہے کہ اس ماہ کے آخری عشرہ میں ایک شب ہوتی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں وہ اس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصاً ہوتی ہے۔ یہ رات بڑی برکت والی ہے۔ ان ایام میں اس شب کی تلاش کریں۔ اور اس میں برکت حاصل کریں ؛

آپس کے جھگڑے ترک کرو

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے۔ مگر اس کے رستہ میں بعض روکیں ہیں۔ اور افسوس ہے کہ انہیں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں۔ مثلاً آپس کی لڑائی جھگڑا بھی بہت بڑی روک ہے۔ آپس کی لڑائی جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے۔ اور وہ یہ کہ اسکی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا۔ چنانچہ آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا تھا۔ مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا۔ پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ اُمت محمدیہ کو ہونا تھا اس سے تمام اُمت دو شخصوں کے جھگڑے کے باعث محروم ہو گئی یہ وہ رات ہے کہ جس میں نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیکن خدا سے کچھ لینے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور اس لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت سے ہوتی ہے اور اگر جماعت کی عزت نہ ہو تو اسکے افراد بھی ذلیل ہو جائیں ؛

ایک شخص نے لکھا کہ [illegible] کی حالت بہت خراب ہے کہ تم [illegible]

لیکن پتہ لگایا گیا۔ تو معلوم ہوا جس جماعت کے متعلق یہ کہا گیا تھا۔ اس میں پہلے کی نسبت زیادہ لڑکے تھے اور نتیجہ بھی اچھا تھا۔ پھر بات کیا تھی۔ جو اس شخص نے یہ کہا۔ یہ کہ اسکی قاضی عبد اللہ صاحب سے ناراضگی تھی اس وجہ سے اس نے ایک قومی کام کو بدنام کرنے سے دریغ نہ کیا۔ ہم تو دیکھتے ہیں حیوان بھی اپنے عیب کو چھپاتے ہیں۔ بلی اپنے پاخانہ کو چھپاتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو اپنے کسی بھائی کا عیب نہیں چھپاتے وہ بلیوں سے بدتر ہوئے یا نہیں۔ اگر کسی میں عیب ہو تو اسکو چھپاؤ۔ اور دور کرو۔ نہ یہ کہ اس کو شہرت دو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اس حال میں کس طرح خدا کے انعام حاصل کر سکتے ہو۔ اگر جماعت بدنام ہوگی۔ تو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرینگے وہ کہینگے ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ بدنام جماعت میں داخل ہونے کے لئے گھر بار چھوڑیں۔ عزیزوں رشتہ داروں سے علیحدہ ہوں۔ لوگوں سے تکلیفیں اٹھائیں گالیاں سنیں۔ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ کسی شخص کو بدنام کرنا اسی شخص کی بدنامی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے۔ قاضی عبد اللہ ہوں یا ماسٹر محمد الدین۔ مولوی شیر علی ہوں۔ یا مولوی سید سرور شاہ۔ حافظ روشن علی ہوں یا میاں بشیر احمد یا میر محمد اسحٰق اگر یہ لوگ بدنام ہونگے۔ تو یاد رکھو۔ ساری جماعت بدنام ہوگی۔ پس تمہاری ترقی میں سب سے بڑی روک تمہارے آپس کے جھگڑے ہیں۔ ان کو دور کرو۔ اگر کسی بھائی میں عیب دیکھتے ہو تو اس کی پردہ پوشی کرو اور دور کرو جو شخص اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے عیب چھپاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص زید کا عیب چھپاتا ہے وہ زید کا عیب نہیں چھپاتا۔ بلکہ اسلام کا چھپاتا ہے۔ وجہ یہ ہے زید کی حرف گیری کا اثر اسلام پر پڑتا ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور اس بدی کو مٹاؤ۔ ذاتی عداوت اور بغض کی وجہ سے ملت کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ جو شخص ایسا کرتا ہے۔ اسکی خدا کے ہاں کوئی عزت نہیں۔ کیونکہ وہ نفسانیت پر مذہب کو قربان کرتا ہے۔ اور اعلیٰ کی ادنیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ لیکن کیا جو شخص بکرے کے لئے انسان کو ذبح کرے۔ ایسے انسان سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ ذاتی لڑائیوں سے ملت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں وہ جب مرینگے اور ضرور مرینگے تو اس وقت پچھتائینگے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ ان باتوں کو چھوٹا مت سمجھو اور ابدالآباد کی زندگی کے لئے یہاں کی ستر اسی سالہ عمر کی تکلیف کو کچھ مت خیال کرو۔ کیونکہ وہاں جو تکلیف ہوگی وہ بہت زیادہ ہوگی۔ کیونکہ وہاں کی زندگی روحانی زندگی ہوگی۔ اور روحانی زندگی میں احساس بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور میں تو کہتا ہوں اس دنیا میں اگر کوئی ساری عمر بھی صلیب پر لٹکا رہے تو یہ تکلیف کم ہوگی بہ نسبت اس تکلیف کے جو وہاں چند لحوں میں محسوس ہوگی۔ پس اس رمضان سے فائدہ اٹھاؤ اور ذاتی فوائد کے لئے ملت کو بدنام مت کرو۔ اگر تم ان دنوں میں کوشش کرو گے تو تمہیں ایسے گناہوں سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جائیگی۔

چندہ خاص کے متعلق بعض اطلاعات

مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات سے لکھتے ہیں۔

اخبار الفضل میں حضرت سیدنا و مرشدنا و امامنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد مبارک دربارہ چندہ خاص پڑھا کہ ہر شخص ایک ماہ کی آمدنی دو ماہ میں ادا کرے۔ دل میں ایک تڑپ پیدا ہو کر بجلی کی طرح جسم کے رون رون میں سما گئی کہ کسی طرح جلد ہی ایک ہی قسط میں یہ رقم ادا ہو مگر سردست ادائیگی کی صورت بھی نظر نہ آتی تھی کیونکہ اثاثہ (نقد) موجود نہ تھا۔ کبھی کہتا کہ بیوی کا زیور فروخت کر دوں کبھی خیال آتا کہ کسی سے قرض لے لوں اسی اضطراب میں تھا کہ ایک شخص سے مبلغ للعہ۵ بابت قیمت دو عدد لوئی لینے تھے اس کا منی آرڈر آگیا۔ اور جب رجسٹر آمدنی ماہ اپریل ۲۲ء دیکھا تو چالیس روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی۔ منی آرڈر آتے ہی آپ کی خدمت میں مبلغ للعہ۵ (آمدنی ماہ اپریل ۲۲ء) ارسال ہے۔ دعا فرمائیں۔

یہی صاحب ایک اور خط میں حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھتے ہیں۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پاس ایک ماہ کے کھانے کیلئے سرمایہ نہیں ہے بلکہ پندرہ روز کا بھی نہیں ہے اور آمدنی کا ذریعہ جو تریاق چشم تھا اس کا اشتہار بھی ختم ہے اور تریاق چشم بھی ختم ہے۔ اب تازہ بنانے کی فکر میں ہوں۔ سردست ایک تولہ بھی تیار نہیں ہو سکا۔ لیکن ہزار شکر کرتا ہوں کہ زندگی میں یہ ایک حکم حضور کا بجا لایا۔ اور خوشی سے چندہ ادا کیا۔

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ضلع لپشاور سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

حضور کا خاص چندہ کی فراہمی کے لئے ارشاد پڑھ کر اپنے تہیدستی کی وجہ سے دل پر ایک سخت چوٹ آئی۔ افسوس کہ اگر ہوتا تو ان والاشان اپنے مرشد و مولا کے حکم کو بسر و چشم رکھکر تمام کا تمام رقم اپنے گرہ سے ادا کرتا۔ اگر گھر کی طرف غور کرتا ہوں تو اسمیں کوئی اس قسم کا سامان نہیں ہے۔ کہ وہ ضروریات کیلئے مکتفی ہو سکے۔ اپنی اہلیہ خورد کو جو میرے ساتھ سفر میں ہے حضور کا ارشاد سنایا اور اپنی تہیدستی کا ذکر کیا۔ اس نے کمال اخلاص سے اپنی ملکیت میں سے کچھ سونا مجھے حضور کی خدمت میں بھیجنے کیلئے بخش دیا۔ جس کا بیمہ ڈاکخانہ کے ذریعہ مبلغ ما صہ۱۵ روپیہ کا حضور کے اسم مبارک پر کر دیا گیا ہے۔ حضور نے حکم و ارشاد دیا ہوا ہے ایک ماہ کی آمدنی دینے کی ہدایت ہے۔ حضور والا پر واضح ہو وے کہ میری سرکاری تنخواہ ماہ صہ۱۵ مقرر ہوا ہے۔ اس تنخواہ پر میری دو بیویوں اور والدہ اور دو بچوں اور سالہا بیویوں کے سلسلہ میں کئی یتیم سالے ہیں۔ جنکا ذریعہ پرورش بظاہر میری ہی ملازمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے محض حضور کی دعا کے طفیل بنا دی ہے۔ اسمیں اس قحط سالی کے ایام میں بالکل بچت نہیں ہو سکتی۔ باقی جدی جائداد جدی شرکا کا قبضہ ہے۔ اور بعض مجھے نقصان رسانی اور تکلیف دہی کی خاطر اسمیں سے پیداوار دینا بند کر رکھا ہے۔ حضور پر واضح ہو کہ ہمارے جان و مال اور بچوں اور بیویوں کا اختیار حضور کا ہی ہے چونکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار ہم حضور کے ہاتھ پر کر چکے ہیں اسی وجہ سے ہمارا ان تمام مذکورہ بالا چیزوں پر کوئی اختیار نہیں ہے حضور کے حکم کی انتظاری ہی ہے ورنہ تمام اثاث البیت کو فروخت کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دوں حضور کے حکم کی تعمیل ہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اور وہ تو نہایت خوشی اور مبارک دن ہوگا۔ جس روز مجھے دین اسلام کی خدمت کے لئے تمام مذکورہ بالا چیزوں ا حضور کے حکم کی

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم الامت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور تجربہ شدہ ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیا بند جالا پھولا۔ پڑبال لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو تو بیشک واپس کردے۔ قیمت فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۷ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع ربو مشتہی طعام قاطع بلغم درباح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و سوء ستہ و ورم و صفا اصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ سوداگر قادیان پنجاب

پریسمین اور کمپازیٹر کی ضرورت

قادیان میں انگریزی پریس میں کام کرنے کے لئے ایک پریسمین اور ایک کمپازیٹر کی ضرورت ہے۔ (بہتر یہ ہے کہ دونوں کام ایک ہی شخص بخوبی جانتا ہو) دارالامان کے برکات سے مستفیض ہونے کی خواہش رکھنے والے احمدی اصحاب کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔ اور کم از کم جو تنخواہ منظور ہو وہ لکھی جائے۔

خاکسار

غلام محمد بی۔ اے منیجر اخبار البشریٰ قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بنایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ عہ محصولڈاک

المشتہر

سید عبد اللہ عزیز ہوٹل۔ قادیان۔ پنجاب

مسئلہ خلافت کا حل

اگر آپ قرآن کریم کے رو سے مسئلہ خلافت کا حل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو سورہ نور کی تفسیر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

آپ بھی پڑھیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی پڑھائیں

قیمت ایک روپیہ عہ

پتہ

دفتر الفضل۔ قادیان۔ (گورداسپور)

التجاء دعا

بندہ قریباً آٹھ ماہ سے محکمانہ تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے صدق دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ آمین

عبد العزیز اوورسیئر احمدی۔ حال ویلور مدراس

الخطبہ

ایک احمدی سیدزادی عمر ۱۶ سال کیواسطے کوئی احمدی سید برسر روزگار ذیل کے پتہ پر درخواست کریں۔ لڑکی کا باپ ڈاکٹر ہے غیر احمدی ہے۔ مگر احمدی سید سے نکاح کر دینے پر رضامند ہے۔ مزید حالات بذریعہ خط وکتابت خاکسار سید غلام حسین احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک، ٹائم پیس امریکن۔ مختلف قسم کے سادہ الارم دار چوڑیاں چرمی و نقلی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت اعلیٰ وعمدہ بکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولیے۔ دریاں۔ گبرون اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فی صدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ دی پی۔

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ہندوستان کی خبریں

ولیعہد ایران بمبئی میں بمبئی - ۱۹ر مئی - ولی عہد ایران آج صبح ڈاک کے جہاز چینا سے بمبئی پہونچے -

پنڈت جواہر لال نہرو اور کانت مالویہ کو سزا الہ آباد - ۱۹ر مئی - پہرے لگانے کے مقدمہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کو تینوں الزامات کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے - ہر ایک جرم میں ۱-۱/۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے - چونکہ سزا ایک ساتھ شروع ہو گی اس لئے کل سزا ۱/۲ سال قید ہی رہی - اس کے علاوہ ایک سو روپیہ جرمانہ بھی ہے - مسٹر کے مالویہ کو ۱/۲ سال قید سخت - ایک سو روپیہ جرمانہ یا عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں تین ماہ مزید قید سخت کی سزا دی گئی ہے -

لاہور کی نئی مسجد کے بانیوں کی رہائی لاہور - ۲۰ر مئی - شاہ عالمی دروازہ کی مسجد کے سلسلہ میں جو گیارہ آدمی گرفتار ہوئے تھے وہ رہا کر دیئے گئے -

ڈیرہ دون اور منصوری کے درمیان برقی ٹرام الہ آباد - ۲۰ر مئی - حکومت نے چونکہ منظوری دیدی ہے اس لئے ڈیرہ دون منصوری کے درمیان برقی ٹرام وے کی تعمیر اب شروع ہو جائیگی -

حکومت ہند کی کفایت شعاری بیان کیا جاتا ہے - کہ حکومت ہند نے کفایت شعاری کے خیال سے کلکتہ کا تجارتی عجائب خانہ بند کر دیا ہے اسمیں سے بنگالی چیزیں لیکر بنگال کے محکمہ صنعت و حرفت نے ایک علیحدہ صنعتی عجائب خانہ کھولدیا ہے

گورنر بنگال کا ہندوستانی سکرٹری ایک اخبار اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ڈاکٹر ایس کے دت جو فورمن کرسچن کالج لاہور میں بیالوجی کے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں - گورنر صاحب بنگال کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہیں -

مہنت نرائن داس دہلی جیل میں ننکانہ کے مہنت نرائن داس کو لاہور سنٹرل جیل سے دہلی کو تبدیل کر دیا گیا ہے - جہاں اسے یورپین وارڈ میں رکھا گیا ہے - اسے باہر کے دھلے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت ہے اور کہانے کا بھی عمدہ انتظام ہے -

ترک موالات اخبارات کی طرف سے مقدمات لاہور کے اخبارات "پرتاب" "زمیندار" اور "سیاست" کے پرنٹران نے قانون مطابع کے تحت ضبطی ضمانت کے احکام کے خلاف ہائیکورٹ لاہور میں جو اپیلیں دائر کر رکھی ہیں - جمعہ کے روز انکی سماعت تھی جو اگلے مہینہ پر ملتوی کر دی گئی ہے -

بگولہ سے چھت اڑ گئی ۸ر مئی کو رندھاوا ضلع سیالکوٹ میں بوقت دوپہر بگولہ چکر لگاتا ہوا ایک کھلے مکان میں جس کے اندر دو بچے سوئے ہوئے تھے - داخل ہو گیا - اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہونے کی وجہ سے چھت اٹھائے گیا -

ٹیلیفون کی اجرت بڑھا دی گئی شملہ - ۱۸ر مئی - حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے - کہ ٹیلیفون کی اجرت کو دو سو پچاس روپیہ سالانہ تک بڑھا دیا جائے - تاکہ اس کے اخراجات اسی سے پورے ہو سکیں - اس میں تین میل تک سلسلہ لگانے کا کام شامل ہے - لیکن چار میل ہونے پر ڈھ میل پر بیس روپیہ سالانہ زیادہ وصول کئے جائیں گے -

دیش نے چیلنج قبول کر لیا اخبار دیش - لاہور کو آنریبل میاں فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب کیطرف سے پانچ دن کے اندر معاملہ صاف کرنے کے متعلق جو نوٹس دیا گیا تھا - دیش نے اس کے جواب میں اپنی طرف سے تصفیہ کی جو شرائط پیش کی ہیں - ان سے واضح ہوتا ہے - کہ ایڈیٹر دیش معافی مانگنے پر تیار نہیں ہیں -

ینگ انڈیا کو معافی مانگنے کا حکم شملہ - ۱۷ر مئی - پنجاب گورنمنٹ کی ایک کمیونیک مظہر ہے - کہ اخبار ینگ انڈیا کی اشاعت مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۳۲ء میں جو مضمون بعنوان قلق انگیز شائع ہوا تھا - اسمیں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پر یہ الزام لگایا گیا ہے - کہ انہوں نے ۱۲ر فروری ۱۹۳۲ء کو فرنگ (لاہور) کے مسلمان والینٹروں کو جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے - گھونسہ مارا - اور اپنے ماتحتوں کو ڈنڈے سے مارنے کی ترغیب دی - جسکی وجہ سے یہ لوگ سخت مجروح ہوئے - چونکہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے - اس لئے ایڈیٹر اخبار ینگ انڈیا سے اظہار افسوس و معذرت کرنے کو کہا گیا ہے -

۴۰ فیصدی مسلمان طلبا کا داخلہ آنریبل میاں فضل حسین صاحب نے ہدایات جاری کی ہیں - کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہونے والے جدید طلبا میں سے ۴۰ فیصدی مسلمان ہونے چاہئیں -

صوبہ بمبئی میں سات سو قیدیوں کی رہائی بمبئی - ۲۰ر مئی - مجلس تحقیقات مجالس ہند کی سفارشات کے بموجب کہ طویل سزاؤں میں تخفیف کی جائے - صوبہ بمبئی میں سات سو قیدی رہا کر دئے گئے -

لارڈ ہارڈنگ کا بت گورنر بمبئی نے پونہ بندر میں لارڈ ہارڈنگ کا بت سے نقاب کیا -

باغی راجہ کی گرفتاری مدراس - ۱۷ر مئی - مدراس میل رقمطراز ہے کہ چند دن گذرے کہ کالی کٹ تعلقہ میں فوجی پولیس کی ایک جماعت اور رکمپار التنگل باغیوں کے جتھے سے دست بدست مڈبھیڑ ہو گئی - اس جھڑپ میں فوجی پولیس نے اس ماپلے کو گرفتار کر لیا جس نے بغاوت کے اوج و عروج کے دنوں میں اپنے آپ کو کرساری اور قرب و جوار کے علاقہ کا راجہ بنا لیا تھا -

کانگریسی اخبارات کے لئے امداد الہ آباد - ۱۷ر مئی - کانگرس کی مجلس عاملہ نے قومی اخبارات کے لئے پچیس ہزار روپے منظور کئے ہیں -

مسٹر گاندھی کی صحت کے متعلق احمد آباد - ۲۱ر مئی - مسٹر گاندھی کی صحت کے متعلق دریافت کرنے کیلئے یاروڑہ سنٹرل جیل کو ایک تار بھیجا گیا تھا - اس کے جواب میں مسٹر گاندھی کی بیوی کے نام یاروڑہ سنٹرل جیل کے جیلر کی طرف سے مندرجہ ذیل

غیر ممالک کی خبریں

امریکہ میں منشیات کی ممانعت

واشنگٹن - ۱۴ مئی - سینٹ نے ترک منشیات کے قانون میں ایک ترمیم پیش کی - کہ امریکہ میں منشیات کی فروخت نہ ہونے پائے - اگر اس کی خلاف ورزی کی جائے - تو پانچ ہزار ڈالر جرمانہ یا دس سال قید کی سزا دی جائیگی -

ترکی مظالم کی تحقیق میں امریکہ کا شرکت سے انکار

واشنگٹن ۱۶ مئی - قصر ابیض میں بیان کیا گیا - کہ ہیگ کانفرنس میں امریکہ کی شرکت یا دداشت مزید گفت و شنید کا راستہ وا رکھتی ہے -

حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ برطانیہ کی اس دعوت کو قبول کرنے پر مائل نہیں ہے - کہ ایشیائے کوچک میں ترکی مظالم کی تحقیقات کی جائے -

ترکوں کی طرف سے تردید

قسطنطنیہ - ۱۸ مئی - وزیر خارجہ حکومت انگورہ نے اخبارات کو بذریعہ پیغام برقی یہ اطلاع دی ہے - کہ کارسیت میں آرمینیوں کے قتل کا الزام قطعاً بے بنیاد ہے - اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ خبریں آرمینیا کے نظام اعانت و امداد نے پھیلائی ہیں - اور صرف اس بناء پر کہ انہیں ترکوں کی مخالفت کرنے کے جرم میں اخراج کا حکم دیدیا گیا تھا -

مسودہ قانون عدالتہائے عالیہ ہند دارالامراء میں

لندن - ۱۶ مئی - دارالامراء میں مسودہ قانون عدالتہائے عالیہ کی تیسری خواندگی ہو چکی ہے -

یونان کا جدید کابینہ وزارت

ایتھنز - ۱۶ مئی - ایک جدید کابینہ وزارت مرتب کیا گیا ہے - وزیر اعظم موسیو سٹراٹوس ہیں - آپ وزیر جنگ اور وزیر خارجہ بھی مقرر ہوئے ہیں -

انقلاب بخارہ کی روک تھام

لندن - ۱۷ مئی - اطلاعات آمدہ از خراسان مظہر ہیں کہ بخارہ میں انقلاب و بغاوت کے انسداد کے لئے بحیرہ خزر کے بندرگاہوں کی روسی افواج ریل کے ذریعہ سے بخارہ جا رہی ہیں -

آئرلینڈ میں قیام امن وامان کی صورت

بلفاسٹ ۱۷ مئی - سن فینروں کی مجلس منتظمہ نے بلفاسٹ کی اس قلیل التعداد جماعت کی طرف سے جس پر ہیبت بٹھائی گئی ہے - اور توپ و تفنگ سے قتل کیا جا رہا ہے - ڈیل ایرین سے درخواست کی ہے کہ وہ مستقل اور مستحکم حکومت قائم کرے - اور اس تیقن کا اظہار کیا ہے - کہ بلفاسٹ میں قیام امن کا بہترین طریقہ یہ ہے - کہ آئرلینڈ کے باقی ملک میں امن وامان قائم کر دیا جائے - مجلس منتظمہ نے یہ بھی کہا ہے - کہ جب تک برطانی فوج کی خاص پولیس منتشر نہ کی جائے گی - اور اس سے اسلحہ نہ لئے جائیں گے - امن وامان کا قیام مشکل ہے - ارکان نے توپ و تفنگ کے دور دورہ پر اظہار تاسف کیا ہے - اور اس کی جگہ جمہور کا راج قائم کرنے کی درخواست کی ہے -

بلفاسٹ میں مارشل لا کا اثر

لندن - ۱۷ مئی - چونکہ بلفاسٹ میں عام اوقات میں انتظام کرنے کے لئے زیادہ پولیس کی ضرورت ہے اس لئے شمالی آئرلینڈ کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ لوگ رات کو گیارہ بجے کی بجائے دس بجے سے پہلے اپنے گھروں میں چلے جائیں - گورنمنٹ نے پارلیمنٹ کی تائید کرتے ہوئے کہا - کہ اگر ضرورت ہوگی - تو حکومت تمام پبلک ہوٹس بند کر دے گی -

جرمنی برطانوی کوئلہ خریدتا ہے

لندن - ۱۷ مئی - جرمن کارخانے اور بلدیات نے کثیر مقدار میں برطانوی کوئلہ خریدا اور دس لاکھ ٹن کی مزید فرمائش کی -

اگر جرمنی تاوان ادا نہ کرے

لندن - ۱۸ مئی - دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ یہ معلوم نہیں ہے - کہ فرانس ۱۳ مئی کو جرمنی کی طرف سے تاوان موصول نہ ہونے پر فوجی کارروائی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے - اس نے کہا کہ یہ ضروری ہے - کہ جو کارروائی کی جائے اتحادی ملکر کریں -

جاپان میں جرمنی کی روح

لندن - ۱۸ مئی - لارڈ نارتھکلف نے ایک نوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان میں جرمنی کی روح حلول کر گئی ہے - اور وہ تمام دنیا میں تبلیغ کر رہا ہے - اور آسٹریلیا پر حسد کی نگاہیں ڈال رہا ہے -

روس میں اہل الیتھونیا کی گرفتاری

ماسکو میں الیتھونی وفد کے ارکین کی گرفتاری کے متعلق دولت الیتھونیا کے احتجاج کے جواب میں روس اس تجارتی وفد کی گرفتاری کی تصدیق کرتا ہوا کہتا ہے کہ ان کی گرفتاری کی وجہ جاسوسی تھی -

جنیوا کانفرنس کا خاتمہ

زمیندار کا بیان ہے کہ جنیوا کانفرنس کا خاتمہ ہو گیا ہے - اور روس اور جرمنی کا غیر جارحانہ معاہدہ قبول کر لیا گیا - مسٹر لائڈ جارج نہایت تزک و احتشام اور شان و شوکت سے جنیوا سے چل کر وکٹوریہ کے اسٹیشن پر پہنچ گئے -

آئرلینڈ میں کشت و خون

لندن - ۱۹ مئی - آج صبح بلفاسٹ میں بیکدم سات آتشزدگیاں وقوع پذیر ہوئیں یقین کیا جاتا ہے - کہ بعض لوگوں نے آگ لگائی ہے - آگ زیادہ تر سلا شہر کی تھوک فروش دکانوں میں لگائی گئی ہے - تخمینہ لگایا گیا ہے کہ کئی ہزار پونڈ کا سامان تلف ہو جانے کے بعد آگ بجھانے میں کامیابی نصیب ہوئی - آج سہ پہر کو ایک کانسٹیبل پر کئی مسلح آدمیوں نے گولیاں چلائیں - کانسٹبل کے مہلک زخم آئے - حملہ آور فرار ہو گئے - ڈیزرٹ مارٹین کا نصف تریر رات کے وقت جلا دیا گیا - چار کیتھولک بستروں پر سے اٹھا لئے گئے - جنہیں باہر لے جا کر گولی مار دی گئی -

پارلیمنٹ کے انتخاب کی افواہیں

لندن - ۱۹ مئی - مسٹر چیمبرلین نے ۵ وزرا کو ناراضگی آمیز چٹھیں لکھا ہے کہ آپ تقسیم رائے کے وقت غیر حاضر تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو تقسیم

مطبوعہ ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا